مسائل، کیتھولک سوچ اور پوپ کا دورۂ نائجیریا

پوپ جان پال دوم نے ۲۱-۲۳ مارچ ۱۹۹۸ء کو نائجیریا کا دورہ کیا۔ یہ اُن کا براعظم افریقہ کا چودھواں دورہ تھا۔ مذہبی نقطہ نظر سے نائجیریا کیتھولک چرچ میں ہیرے کی حیثیت رکھتا ہے جہاں یوخارستی عبادت میں لوگ جوق در جوق شریک ہوتے ہیں اور دینیاتی تعلیمی اداروں میں طلبہ و طالبات کا ہجوم ہے۔ نائجیریا کی آبادی مسلمانوں اور مسیحیوں میں تقریباً برابر برابر منقسم ہے، اور کوئی ۲۵۰ مختلف نسلی گروہ ہیں۔

نائجیریا میں ایک مختصر وقفے کے سوا گزشتہ ۱۴ سال سے فوج حکمران ہے۔ مرحوم جنرل سنی اباچا کی حکومت کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے الزام میں بارہا شدید تنقید کا نشانہ بننا پڑا ہے۔ ۸ جون ۱۹۹۸ء کو جنرل عبدالسلام ابوبکر نے جنرل سنی اباچا کی رحلت پر صدارت کا منصب سنبھالنے کے بعد اپنے پہلے نشری خطاب میں قوم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ملک میں جمہوریت بحال کریں گے۔

پوپ جان پال دوم افریقہ کے مسائل حل کرنے میں کیتھولک برادری کا ایک واضح کردار دیکھتے ہیں۔ اُنہوں نے ۱۹۹۵ء میں "افریقہ میں چرچ" کے نام سے جاری کردہ پاپائی نصیحت نامے میں کہا تھا: "افریقہ کے مختلف حصوں میں آج جو صورتِ حال ہے اور مختلف ملک جس کیفیت سے گزر رہے ہیں، بڑی حد تک اِس کے منفی تاثر کے باوجود چرچ کا فرض ہے کہ پوری قوت سے اِس بات کا اعلان کرے کہ ان مشکلات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔"

پوپ کے دورۂ نائجیریا سے پہلے ویٹی کن کے شعبہ اُمورِ خارجہ نے افریقہ میں تعینات تمام پاپائی سفیروں کو افریقہ میں چرچ کے کردار پر صلاح مشورہ کے لیے ویٹی کن طلب کیا۔ ۱۰-۱۲ مارچ ۱۹۹۸ء کی نشست کے ایجنڈے میں افریقہ کی سیاسی و سماجی حالت کے عمومی جائزے، تنازعات اور قبائلی گروہوں کے باہمی تصادم کے ساتھ ساتھ بین المذاہب مکالمہ اور پادریوں کی تیاری اور فراہمی جیسے اُمور بھی شامل تھے۔

افریقی ممالک میں حالیہ کھچاؤ کے اصل اسباب سیاسی ہیں، مگر اِس تناؤ سے ایک عام کیتھولک، چرچ رہنما اور چرچ کی پالیسی براہ راست متاثر ہوتی ہے: "دی کرسچین وائس" (کراچی) نے پوپ کے دورے کے تناظر میں افریقہ کے مسائل پر حسبِ ذیل رپورٹ شائع کی ہے۔ یہ رپورٹ ویٹی کن کے ذہن کی نمائندہ ہے:

— فروری ۱۹۹۸ء کے وسط میں سیر الیون میں پانچ مبشرین اغوا کیے گئے اور درجنوں دوسرے مبشرین کو اُس وقت جنگلوں میں چھپ جانا پڑا، جب ۱۹۹۷ء کی فوجی بغاوت کے حامی اور سپاہی فوج سے بھاگ کھڑے ہوئے، اور جمہوری طور پر منتخب صدر مملکت کا اقتدار بحال کرنے کے لیے فوج بلائی گئی تھی۔

— کینیا میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ چرچ رہنماؤں نے نسبتاً زیادہ جمہوری دستور تیار کرنے کا مطالبہ کیا تو صدر ڈینیل ارب موئی اور اُن کی پارٹی نے الزام لگایا کہ چرچ حکومت کا تختہ الٹنے کی دعوت دے رہا ہے۔

کینیا کی وادی رفت میں جنوری ۱۹۹۸ء میں نسلی فسادات ہوئے جن میں کم از کم ایک سو افراد مارے گئے اور ہزاروں کو نقل مکانی کرنا پڑی۔ نقل مکانی کرنے والوں میں سے جو واپس اپنے گھر جانا محفوظ خیال نہ کرتے تھے، اُنہیں کیتھولک چرچوں میں رہائش دی گئی۔ چرچ رہنماؤں کا کہنا ہے کہ جن نسلی گروہوں نے دسمبر ۱۹۹۷ء کے عام انتخابات میں موئی اور ان کی پارٹی کے خلاف ووٹ دیا ہے، اُنہیں نشانہ بنایا گیا ہے۔

— برونڈی اور روانڈا کے بشپ اپنے اپنے ملکوں میں ہُوتو اور تُتسی نسلی گروہوں کے درمیان مصالحت کی فضا پیدا کرنے اور حالات کو معمول پر لانے کے لیے کوشاں ہیں۔ اُنہوں نے فروری میں افریقی اقوام سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ برونڈی کے خلاف عائد شدہ اقتصادی پابندیاں ختم کریں، تاہم برونڈی میں جاری قتل و غارت کے اکا دکا واقعات مسلسل سامنے آ رہے ہیں، اور "تنظیم برائے افریقی اتحاد" (Organization of African Unity) نے اقتصادی پابندیاں قائم رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

— سوڈان میں حکومت اور باغی فوجوں کے درمیان جنگ مسلسل جاری ہے۔ عام شہریوں اور کیتھولک مبشرین کی زندگی اجیرن ہوتی جا رہی ہے۔ ملک شمال کی حکمران مسلم اکثریت اور جنوب کے مسیحیوں اور روایتی مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان بٹا ہوا ہے۔ اِسی دوران میں شمالی سوڈان میں مسلمانوں کے زیر اثر حکومت اور چرچ کے درمیان ایک اور طرح کی جنگ جاری ہے۔ "سماجی منصوبہ بندی" کے پردے میں فوج کے تعاون کے ساتھ سرکاری افسران خرطوم کے نواح میں کیتھولک سکول اور کثیر المقاصد مراکز مسمار کر رہے ہیں، حالانکہ ان عمارتوں میں جنوب کے وہ مسیحی آباد ہیں جنہیں جنگ کے باعث اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ہے۔

چرچ نے بار بار اور پوری قوت سے احتجاج کیا ہے، مگر فروری کے وسط میں متعلقہ وزارت نے چرچ کو اطلاع دی ہے کہ چار مزید سکول گرائے جا رہے ہیں تاکہ چرچ. ان سکولوں سے ایسی اشیاء (مثلاً فرنیچر، دروازے، کھڑکیاں اور چھت کا سامان) ہٹا لے جن کا بچانا ممکن ہے۔